احسن العقائد

اصول دین

توحید

عدل

نبوت

امامت

معاد

اردو ترجمہ

شرح باب حادی عشر

تصنیف

سرکار علامہ حلی علیہ الرحمۃ

شارح

علامہ فاضل مقداد علیہ الرحمۃ

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

فون ۲۴۳۱۵۷۷

سید ذوالفقار علی شاہ جمشید

احسن العقائد

اردو ترجمہ

شرح باب حادی عشر

تصنیف

سرکار علامہ حلی علیہ الرحمۃ

شارح

علامہ فاضل مقداد علیہ الرحمۃ

ترجمہ و تشریح

علامہ السید محمد قاسم صاحب قبلہ زیدی مدظلہ العالی

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ان کا راستہ جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہیں

یعنی اے انسان صراط مستقیم دکھانے، اعمال صالحہ اور خود معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو، بلکہ صراط مستقیم کو جاننے اس ذریعہ سے معلوم کرنا جن پر ہماری خصوص نعمتیں ہیں۔ اگر صراط مستقیم کا معلوم کرنا انسان کے بس کی بات ہوتی تو صراط الذین انعمت علیہم فرمانے کی ضرورت نہ ہوتی بلکہ سورہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر ختم ہو جاتا۔

پس نبی نوع انسان میں جس شخص کی ذات تحصیل کمال نوع انسانی و نقائص کمال نوع انسانی میں محتاج ہیں، اسی شخص کو ہم نبی یا امام کہتے ہیں۔

نبوت و امامت کمالات اکتسابیہ کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتی

نبوت و امامت من جانب اللہ ہوتی ہے۔ اس کی غرض و غایت معلوم کرنے کے لیے ہمیں قرآن مجید کو دیکھنا ہو گا۔ غرض و غایت معلوم ہو جانے کے بعد واضح ہو جائے گا کہ نبوت و امامت کا مستحق کون ہے۔

قرآن مجید سورۂ نساء رکوع ۹ میں ارشاد ہوتا ہے :-

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا لیکن اس لیے کہ باذن خدا اس کی اطاعت کی جائے

رسول مطاع ہونے میں ماذون من اللہ ہے۔

آیت مذکورہ میں باری تعالیٰ نے بعثت رسول کی غرض صرف یہ قرار دی ہے کہ رسول کی اطاعت کی جائے۔ یہ امر بھی واضح ہے کہ جو غرض بعثت رسول کی ہے وہی غرض نصب امام کی

ہے۔ اس لیے کہ امام نبی کا قائم مقام ہوتا ہے۔

اطاعت کی دو قسمیں ہیں (۱) اطاعت غیر واقعیہ (۲) اطاعت واقعیہ

اطاعت غیر واقعیہ وہ اطاعت ہے جو کسی دباؤ یا لالچ کی وجہ سے ہو

اطاعت واقعیہ وہ اطاعت ہے کہ جو کسی دباؤ یا لالچ کی وجہ سے نہ ہو

ان دونوں اطاعتوں میں فرق یہ ہے کہ اطاعت غیر واقعیہ میں جسم جھک جاتا ہے۔ لیکن نفس نہیں جھکتا۔ اور اطاعت واقعیہ میں نفس جھکتا ہے ——— چونکہ کامل کی اطاعت واقعیہ کرتا ہے۔ انبیاء و آئمہ کی اطاعت غیر واقعیہ نہیں ہو سکتی اس لیے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ	دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے
مَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ	جس کا دل چاہے ایمان لے آئے اور
فَلْیَکْفُرْ	جس کا دل چاہے کفر اختیار کرلے

انبیاء و آئمہ علیہم السلام کی اطاعت، اطاعت واقعیہ ہوتی ہے۔ اس لیے نبی و امام کو تمام کمالات میں امت سے افضل ہونا چاہیے۔ اگر افضل نہ ہوگا تو نبی نبی نہ رہے گا اور امام امام نہ رہے گا۔ اس لیے کہ اگر امت میں کوئی شخص کسی کمال یا صفت میں نبی یا امام سے زیادہ یا مساوی ہوگا تو اطاعت ختم ہو جائے گی جب اطاعت ختم ہوئی تو نبوت و امامت بھی ختم کیوں کہ نبوت و امامت کی غرض اطاعت ہی تھی۔

اگر نبی کو نبوت اور امام کو امامت کمالات اکتسابیہ کی وجہ سے مل سکتی ہے تو اس پر کیا دلیل ہے کہ جن کمالات کی وجہ سے نبی کو نبوت اور امام کو امامت ملی ہے۔ ان کمالات کو امت میں سے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ جس طریقہ سے نبی یا امام نے یہ کمالات حاصل کیے ہیں ہو سکتا ہے کہ امت میں سے بھی کوئی شخص ان کمالات کو حاصل کر لے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی امتی ان کمالات